ناشر: دارحفیظہ، اورنگ آباد

حفظ قرآن کی ترغیب کے ضمن میں لکھے گئے مضامین کا ایک قیمتی مجموعہ

حفظ قرآن مجید

سب کے لیے

مولف

مبصر الرحمٰن قاسمی

- بچوں کو حفظ قرآن کیوں کرائیں؟
- حفظ قرآن مجید - دس اہم نکات
- بچوں میں حفظ قرآن کا شغف کیسے پیدا کریں؟
- اسکول کے بچوں کو حفظ قرآن کیسے کرائیں؟
- حفظ قرآن کی آسانی کے لیے ایک مفید پروگرام
- حفظ قرآن کے بنیادی اصول

بچوں کو حفظِ قرآن کیوں کرائیں؟

بچوں کو قرآن مجید کا حافظ بنانا نہ صرف بچوں کے لیے دینی اعتبار سے انتہائی فائدہ مند ہے بلکہ قرآن مجید کو حفظ کرنے کے بعد بچوں میں کسی بھی علم، زبان اور فن کو سیکھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے، اسے ہم قرآن کا معجزہ یا پھر دل میں اس مقدس کتاب کو محفوظ کرنے کی برکات کہہ سکتے ہیں۔ یقیناً کوئی بھی عمارت جتنی پختہ، بلند اور عظیم الشان ہوتی ہے اس کی بنیادیں بھی اتنی ہی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہیں۔

تاریخ کی عظیم شخصیات میں جابر بن حیان، الکندی، الخوارزی، الرازی، ثابت بن قرہ، البنانی، حسنین بن اسحق الفارابی، ابراہیم ابن سنان، المسعودی، ابن سینا، ابن یونس، الکرخی، ابن الہیثم، علی بن عیسیٰ، البیرونی، الطبری، ابوالوحی، علی ابن عباس، ابوالقاسم، ابن الجزار، الغزالی، الزرقالی، اور عمر خیام وغیرہ یہ سب وہ لوگ ہیں جنھوں نے قرآن کو اپنے علم کی بنیاد بنائی اور دنیا کے عظیم سائنسدانوں اور کئی اشیاء کے تخلیق کاروں میں شامل ہوئے۔ ان مایۂ ناز مسلم سائنس دانوں کے نام نہایت قلیل مدت میں ہی یعنی ۷۵۰ سے ۱۱۰۰ عیسوی کے درمیان ہی آسمان ایجادات پر ستاروں کی طرح جگمگا اٹھے اور پوری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ان مسلم سائنس دانوں نے قرآن کریم سے ہدایت پاکر نظام قدرت کے رازوں کو جاننے میں کامیابی حاصل کی۔

ہمارے بزرگوں میں قرآن مجید کو حفظ کرنے اور اس کی تعلیم حاصل کرنے کا خاص ذوق رہا ہے، ابووائل شقیق بن سلمہؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ انھوں نے دو ماہ میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا اور امام بخاریؒ دس سال کی عمر میں حفظِ قرآن سے فارغ ہو گئے تھے۔ اور ابن حجر محدثؒ نے ۹/ برس کی عمر میں قرآن حفظ

کر لیا تھا جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے مایہ ناز شاگرد امام محمدؒ نے سات دن میں قرآن کریم یاد کیا۔(بلوغ الامانی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی)

قرآنِ پاک کو دیگر مذہبی وغیر مذہبی کتابوں کے مقابلے کئی اعتبار سے امتیازی شان حاصل ہے، کوئی دوسری کتاب خواہ وہ مذہبی ہو یا اخلاقی یا کسی بھی موضوع پر ہو اور حجم میں قرآن مجید سے کچھ کم ہی کیوں نہ ہو حرف بہ حرف کبھی یاد نہیں ہو سکتی۔اللہ کا کلام ہونے کے اعتبار سے اس کا حفظ کرنا اعلیٰ درجے کی نیکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ لاکھوں مسلمان بچوں، جوانوں اور بوڑھوں نے اس کتاب کو حفظ کر رکھا ہے۔

معروف مستشرق جیمس ونچیز کے بقول دنیا میں پڑھی جانے والی کتابوں میں قرآن مجید کو سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے،اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دنیا کی یہ واحد کتاب ہے جسے حفظ کرنا سب سے زیادہ آسان ہے۔(الطاعہ وائثرھافی القرآن الکریم- تحقیق- دکتور شعبان رمضان)

علامہ شیخ عبدالرحمن سعدی "ولقد یسرنا القرآن" کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو اس کے الفاظ کے حفظ اور ادائیگی میں اور اس کے معانی کو سمجھنے میں آسان کر دیا، اس لیے کہ لفظ کے اعتبار سے یہ سب سے اچھا کلام ہے، معنیٰ کے اعتبار سے سب سے سچا ہے، اور وضاحت میں سب سے واضح کلام ہے۔اس لیے قرآن مجید کا حفظ کرنا تمام علوم میں آسان تر ہے۔

لیکن آج کل کچھ والدین اپنے بچوں کو قرآن حفظ کرانے کی ہمت نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ اس کام میں تین سال لگ جائیں گے اور بچہ اپنے اسکول کے ساتھیوں سے پیچھے رہ جائے گا۔بہ ظاہر یہ بات ٹھیک لگتی ہے لیکن حقیقت کے اعتبار سے یہ درست نہیں، کیوں کہ حافظ کے وقت اور صلاحیت میں برکت آجاتی

ہے اور مشاہدہ گواہ ہے کہ حافظ نے اپنی زندگی کے جو سال حفظ میں صرف کیے ہوئے ہیں، وہ اس کو محنتی بنا دیتے ہیں اور محنت کی یہ عادت دنیاوی زندگی کے امتحانات میں کام یابی کا باعث بنتی ہے۔

الحمدللہ اب مدارس اسلامیہ میں اسکول اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے بھی حفظ قرآن کے علاحدہ شعبوں کا نظم کیا جارہاہے اور اسے بڑی مقبولیت بھی حاصل ہورہی ہے، نہ صرف یہ بلکہ اسکول اور کالجس اور یونیورسٹی کے اساتذہ بھی یہ محسوس کررہے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو عصری علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی دیں یا کم از کم انھیں حفظ قرآن کروائیں۔

مولانا الیاس ندوی بھٹکلی چین کے اپنے سفر نامے کے ذیل میں چند واقعات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دو سال قبل میرا علی گڑھ جانا ہوا تھا، مسلم یونیورسٹی میں اکیڈمک اسٹاف کالج (u.g.c) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر عبدالرحیم قدوائی صاحب نے اپنے چھوٹے بچہ سے ملاقات کراتے ہوئے بتایا کہ وہ عصری تعلیم کے ساتھ الحمدللہ حفظ قرآن مجید کی سعادت سے مالامال ہورہاہے، اسی طرح برطانیہ میں زیر تعلیم اپنے بڑے لڑکے کے متعلق بھی بتایا کہ وہ بھی وہاں برطانوی یونی ورسٹی میں دن بھر پڑھائی میں مشغول رہنے کے باوجود رات کو اپنے کمرہ میں آکر ایک دورکوع روزانہ حفظ کرکے یہاں ہندوستان میں علی گڑھ میں اپنی والدہ کو یاد کیا ہوا وہ حصہ سناتا ہے، اس طرح اس نے قرآن کا بڑا حصہ عصری تعلیم کے ساتھ حفظ کرلیا ہے اور جلد اس کے حافظ قرآن بننے کی امید ہے، ڈاکٹر صاحب کے خاندانی دینی پس منظر اور مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے نواسے ہونے کی وجہ سے مجھے اس پر حیرت نہیں ہوئی، لیکن جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ یونیورسٹی کے بہت سارے پروفیسر صاحبان ادھر دو تین سال سے اپنے بچوں کو اسکولوں وکالجز کی تعلیم کے ساتھ پارٹ ٹائم حفظ کرا رہے ہیں تو مجھے تعجب ہوا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے لیے

تو پانچ وقت کی نماز کا پابندی سے اہتمام بھی دشوار ہے تو اس کے باوجود ان میں کلام اللہ سے اس قدر محبت وتعلق کا پس منظر کیا ہے؟ میرے اس استعجاب پر میرے میزبان نے بتایا کہ ادھر چند سالوں سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی میڈیکل وانجینئرنگ کی محدود سیٹوں کے لیے ہزاروں طلباء کے درمیان جو مسابقتی امتحانات ہورہے ہیں تو ان میں عصری تعلیم کے ساتھ حفظ کرنے والے حفاظ طلباء ہی امتیازی نمبرات سے کام یاب ہو کر فری سیٹوں کے مستحق بن رہے ہیں، دوسرے الفاظ میں حفظ کلام اللہ کی برکت سے ان کی ذہانت میں غیر معمولی اضافہ ہورہاہے اور اسی لالچ میں دھڑادھڑ لوگ اپنے بچوں کو اب حافظ قرآن بنارہے ہیں، میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ وہ دن دور نہیں کہ اگر غیر مسلموں کو بھی معلوم ہوجائے تو وہ بھی اس فارمولے کو اپنانے کے لیے اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنائیں گے اور اسی بہانے انشاء اللہ ان کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے ہدایت کے فیصلے بھی ہوں گے۔(الفاروق کراچی-شمارہ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ)

ہمارے شہر اورنگ آباد میں واقع مراہٹواڑہ کی عظیم الشان دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم سے بھی ہر سال اسکول وکالجز کے کئی طلباء حفظ قرآن کی سعادت سے حاصل کررہے ہیں، لیکن گذشتہ دو سے تین سال پہلے ایک طالب علم جو کالج کے ایک پروفیسر صاحب کے فرزند ہیں نے حفظ قرآن کیا اور اس کے بعد سیٹ میں اعلی نمبرات سے کامیاب ہو کر آج وہ گورنمنٹ میں ایم بی بی ایس کررہاہے۔یہ اور اس طرح کی حفاظ قرآن کی کئی تازہ مثالیں ہیں جن سے ہر والدین نے سبق حاصل کرنا چاہیے اور قرآن مجید کی تمام برکتوں اور رحمتوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔اب آیئے ہم قرآن مجید کے چند اہم فوائد سے آپ کو روشناس کراتے ہیں۔

قرآن حفظ کرنے سے حافظہ تیز ہوتا ہے:

قرآن مجید کو حفظ کرنے سے ذہانت میں غیر معمولی برکت پیدا ہوتی ہے، جس سے ذہن تیز ہوتا ہے، استحضار یعنی ہر وہ چیز جو ذہن میں موجود ہے حفظ قرآن کی بدولت بہت جلد اور بر وقت ذہن میں آتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس کے دل میں قرآن کا کچھ بھی حصہ نہیں ہے وہ دل ویران گھر کی طرح ہے۔(ترمذی حسن صحیح)

بڑھاپے کے باوجود حافظ قرآن کی عقل صحیح سلامت رہتی ہے:

حافظ قرآن کی عمر چاہتے کتنی بھی لمبی ہو، قرآن کے دل میں ہونے کی برکت سے اس کی عقل پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ سیکڑوں حفاظ قرآن مجید ایسے گذرے ہیں جن کی عمریں ۹۰ سال سے زیادہ ہوئیں لیکن ان کی عقلیں صحیح سلامت رہیں، عبدالملک بن عمیر کے بقول: یہ بات مشہور ہے کہ لوگوں میں بڑھاپے کی عمر میں سب سے زیادہ صحیح سلامت عقل والے قرآن کے قاری ہوتے ہیں۔ اور بعض بزرگوں کے مطابق: جس نے قرآن مجید حفظ کر لیا اس نے اپنی عقل سے پورا پورا فائدہ اٹھالیا۔

قرآن مجید/حافظ قرآن اور اس کے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہے:

قرآن مجید/حافظ اور اس کے گھر والوں کے لیے برکت ہی برکت ہے، کیونکہ شیطان ایسے گھروں سے دور بھاگتے ہیں جہاں قرآن پڑھا اور سنا جارہا ہو، حدیث میں آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہو شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے۔

(رواہ مسلم)

حافظ قرآن کی موجودگی گھر میں شیطانی اثرات سے حفاظت کا ذریعہ ہے:

آج اکثر لوگ شکوک وشبہات، مختلف خاندانی اور دیگر مسائل سمیت اثرات، جادو اور نظر لگنے جیسے مسائل سے دوچار دکھائی دیتے ہیں، ان تمام قسم کے مسائل اور بیماریوں کا واحد علاج قرآن مجید ہے، ہم قرآن مجید کی برکت کے ذریعے ہر طرح کے غم، پریشانی، فتنے، اثرات اور مسائل سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: وہ گھر جس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کی جاتی ہے، اس کے رہنے والوں کے لیے کشادہ ہو جاتا ہے، اس گھر میں بھلائی اور خیر کی زیادتی ہو جاتی ہے، فرشتے اس گھر کی حفاظت کرتے ہیں اور شیطان ایسے گھر سے دور بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں اللہ کے کتاب کی تلاوت نہیں کی جاتی، اس کے رہنے والوں کے لیے تنگ ہو جاتا ہے، اس میں خیر اور بھلائی کی کمی ہو جاتی ہے، فرشتے ایسے گھر سے دور ہو جاتے ہیں اور شیطان ایسے گھر کو اپنا ٹھکانہ بنا دیتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ) اگر ہماری اولاد حافظ قرآن بنے گی تو گھروں کی چہار دیواری میں قرآن کی آواز گونجنے لگے گی اور اس سے نہ صرف گھر میں دینی ماحول پیدا ہو گا بلکہ تمام قسم کے اثرات سے بھی گھر کی حفاظت ہو گی۔

قرآن مجید دینی وعصری علوم کا سرچشمہ اور تمام مسائل کا حل ہے:

قرآن مجید ہر علم وفن کا دروازہ ہے، چاہے وہ دینی علم ہو یا پھر عصری، قرآن مجید کی آیتیں اس بات کی واضح دلیل ہیں، ان ہی آیتوں نے مغرب کے بڑے بڑے دانشوروں، سائنسدانوں اور ماہرین کی اسلام کی جانب رہنمائی کی ہیں، مغربی ماہرین کو جب قرآن مجید کی آیتوں میں سائنسی کمال واعجاز کا پتہ چلا تو انھوں نے قرآن مجید اور اس کے دین کو اپنے گلے سے لگالیا۔ قرآن مجید کی مقبولیت کی ایک تازہ مثال سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا روزانہ قرآن پڑھنا ہے، روزنامے ڈیلی میل میں شائع ہوئے ایک انٹریو کے مطابق ان کا کہنا ہے کہ وہ روزانہ قرآن پاک پڑھتے ہیں تاکہ کچھ چیزیں سمجھ سکیں جو دنیا میں پیش آرہی ہیں۔ (قصۃ الاسلام: راغب السرجانی)

حفظ قرآن کا دنیا و آخرت میں دائمی فائدہ:

قرآن کو حفظ کرنے کی برکت سے قرآن مجید کل قیامت کے دن حافظ قرآن کا سفارشی بن کر کھڑا ہوگا، حدیث میں آیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو پڑھتے رہو کیونکہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بنے گا۔ (رواہ مسلم)، یہ قرآن مجید کی ہی برکت ہے کہ اس کی بدولت جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، صاحب قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور آگے بڑھتا جا، اور ویسا ہی پڑھ جیسا تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا، تیرا مقام اور رتبہ تیری (حفظ کی ہوئی) آخری آیت پر منحصر ہے۔

(ابوداود، ترمذی وقال حسن صحیح)

قوموں کی ترقی قرآن کو گلے لگانے سے وابستہ ہے:

دنیا ایک تاریکی ہے اور قرآن نور ہے، جس کے ذریعے انسان خدا کو پہنچاتا ہے، دنیا میں جینے کے طریقے سیکھتا ہے، اور دنیا کی آفتوں اور مصیبتوں کا مقابلہ بھی اسی کتاب کی رہنمائی میں کر سکتا ہے، کسی بھی قوم کی ترقی اور مستقبل قرآن کے بغیر نامکمل اور ناقص ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: بلاشبہ اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے کچھ قوموں کو عروج عطا کرتا ہے اور کچھ کو اس کے ذریعے سے ذلیل کرتا ہے۔۔ (رواہ مسلم، احمد وابن ماجہ)

حفظ قرآن مجید - دس اہم نکات

امام شافعی کا قول ہے: (من تعلَّم القرآن عظُمتْ قيمته)

||جس نے قرآن سیکھا اس کی حیثیت دوسرے لوگوں کے مقابلے بڑھ جاتی ہے||

۱-قرآن مجید کو حفظ کرنا آسان ہے:

ارشاد باری تعالی ہے : (ولقد يسرنا القرآن للذكر)

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

اس بات کی سب سے بڑی دلیل بچوں، جوانوں، بوڑھوں اور غیر عربوں کا قرآن کو زبانی یاد کرنا ہے۔مذکورہ آیت کی تفسیر کے بعد ابن جزی لکھتے ہیں: مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ دوسری کتابوں کے مقابلے قرآن مجید ہی واحد کتاب ہے جسے کم عمر بچے بھی پوری صحت کے ساتھ حفظ کرتے ہیں۔

یوٹیوب پر عالمی حفظ قرآن کے مسابقوں کے آپ کو ایسے کئی ویڈیوز دکھائی دیں گے، جس میں چھوٹے چھوٹے غیر عرب بچے قرآنی آیات کو ان کے نمبروں اور صفحہ نمبر اور معانی کے ساتھ پوری مہارت کے ساتھ پڑھتے ہوئے ملیں گے۔ بڑی عمر کے لوگوں کی مثالیں تو اس کثرت سے ہے کہ ہم شمار بھی نہیں کر سکتے، یہ ابن جوزی ہیں، جنھوں نے ۸۰ سال کی عمر میں قراءات عشر سیکھی، اسی طرح اورنگ زیب جو وقت کے بادشاہ ہیں اور عمر کی ۶۰ ویں بہار میں قرآن مجید کو حفظ کیا۔

۲-جب حفظ قرآن کرنے کا ارادہ کرلو تو اللہ تعالی پر بھروسہ کر لیجیے:

اگر قرآن مجید کو حفظ کرنے پر دل پوری طرح تیار ہو جائے تو اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں، دل کا تو حال یہ ہے کہ کبھی ہاں اور کبھی نہ کہتا ہے، لہذا نہ سے ہاں بہتر ہے، کسی عربی شاعر نے بجا کہا ہے:

إذا هَبَّتْ رياحُك فاغتنمْها = فإنّ لكل خافقةٍ ســـــكونُ

ولا تزهَدْ عن الإحسان فيها = فما تدري السكونُ متى يكونُ

وإن دَرَّتْ نياقك فاحتلبها = فما تدري الفصيل لمن يكـــون

جب بہاریں چلنے لگیں تو اسے غنیمت جانیے، کیونکہ ہر اُفق میں ٹھہراو ہوتا ہے۔ لہذا اس ٹھہراو کے وقت اچھے کام کرنے سے نہ کتراو، پتہ نہیں اس طرح کا موقع پھر ہاتھ آئے نہ آئے، اگر اونٹنیوں کے تھن بھر آئے تو دودھ نکال لو، پتہ نہیں کہ دیری کی صورت میں دودھ سے محروم ہو جاو۔

ان چند نکات کو پیش کرنے کا ہمارا مقصد یہ ہے کہ آپ حفظ قرآن کے لیے آمادہ ہو جائیں، اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ کلام اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی، لہذا دیر کس بات کی، اور حفظ قرآن کو شروع کرنے میں تذبذب کس بات کا۔

إذا كُنتَ ذا رأيٍ فكُنْ ذا عزيمَةٍ = فإنَّ فسادَ الرأيِ أنْ تَترددا

ترجمہ: اگر آپ صاحب رائے ہیں تو عزم و حوصلہ کر لیجیے، رائے کا بگاڑ آپ کو تردد اور تذبذب میں ڈال سکتا ہے۔

۳- حفظِ قرآن کا سب سے اچھا طریقہ:

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ قرآن کو حفظ کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ کیا ہے؟

میرے خیال میں یہ سوال ہی صحیح نہیں ہے، عمومی طور پر قرآن کو حفظ کرنے کا آسان اور صحیح یا کوئی افضل طریقہ نہیں ہے، ایک طریقہ کسی شخص کے لیے بہتر ہو سکتا ہے تو ضروری نہیں کہ دوسرے کے لیے بھی وہی طریقہ حفظ بہتر یا اچھا ہو، اسی طرح کسی اور کے لیے ایک طریقہ مفید ہو تو ضروری نہیں کہ تیسرے فرد کے لیے وہی طریقہ افضل یا اچھا ہو۔

اہم بات تو یہ ہے کہ قرآن حفظ کرنے کے طریقے سے متعلق آپ جس کسی ماہر سے بھی رہنمائی لے رہے ہوں، اس شخص کو آپ کی صلاحیتوں، کام کی نوعیت اور مصروفیت کا پتہ ہونا چاہیے، کیونکہ ایک ملازمت پیشہ انسان طالب علم کی طرح نہیں ہوتا ہے، اسی طرح بیوی بچوں والا انسان غیر شادی شدہ فرد کی طرح نہیں ہوتا ہے، ہر ایک کی مصروفیات مختلف ہوتی ہیں۔

۴- قرآن کی آیات کو حفظ شروع کرنے سے پہلے یہ یقین کر لیجیے کہ آپ ان کی صحیح ادائیگی کر سکتے ہیں:

اکثر حفاظ بعض آیتوں میں بار بار غلطیاں کرتے ہیں، ان سے جب اس کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بہت پہلے میں نے ایسا ہی یاد کر لیا تھا اور ایک زمانے تک کسی نے میری اصلاح نہیں کی تو اب جب بھی پڑھتا ہوں زبان پر غلط ہی آجاتا ہے۔ لہذا حفظ شروع کرنے سے پہلے کسی متقن وماہر استاذ کو یاد کی جانے والی آیتیں سنائیے یا پھر کم از کم کسی اچھے قاری کی آواز میں ان آیتوں کی ریکارڈنگ سنیے، آج اس کے لیے تمام ذرائع مہیا ہیں، اس کے لیے آپ اپنے موبائل فون میں کسی اچھے قاری کا ایپ بھی لوڈ کر سکتے ہیں۔

۵- حفظ کے دوران اس کے نتائج کے حصول میں جلدی نہ کیجیے:

یہ اہم نہیں ہے کہ آپ نے کتنا یاد کیا، اہم تو یہ ہے کہ آپ نے کیسا یاد کیا، ہمارا دین بھی ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم جو بھی کام کریں اس میں مہارت حاصل کریں، ماہرین کی تھوڑی تعداد نااہلوں کی کثرت سے بہتر ہے، ذرا غور کیجیے! اس آیت پر (هو الذي خلق الموت والحياة ليبلوكم أيكم أحسن عملًا) ترجمہ: جس نے موت اور حیات کو اس لیے

پیدا کیا کہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، آیت میں احسن یعنی اچھا کام مطلوب بتایا گیا نہ کہ زیادہ۔ عربی کی کہاوت ہے:

ما حُفِظ سريعًا= نُسِيَ سريعًا

ترجمہ: جو جتنا تیز یاد کیا جاتا اتنی ہی تیزی کے ساتھ اس کی بھول بھی ہو جاتی ہے۔

حضرت ابن عمر کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ نے سورہ بقرہ کو چار سال میں سیکھا، میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ابن عمر نے سورہ بقرہ کو سیکھنے میں چار سال لگائے، الزرقانی ان کے اس عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت ابن عمر کا حفظ کمزور تھا، بلکہ انھوں نے سورہ بقرہ کو اس کے فرائض، احکامات، اصول اور ضوابط کے ساتھ سیکھا، بغیر سمجھ کر اور جلدی جلدی قرآن حفظ کرنا سنت نبوی کے مطابق مکروہ ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ کیا کوئی فرد کسی خوبصورت اور نعمتوں سے بھرے باغ میں داخل ہو اور پھر وہ اس باغ سے نکلنے میں جلدی کرے؟ جب آپ قرآن کو حفظ کرتے ہیں تو آپ دنیا کی جنت میں ہوتے ہیں، پھر اس دنیاوی جنت سے نکلنے میں جلدی کیوں؟

۷-||وقت گذر چکا|| نہ کہیے:

آپ کی جو بھی عمر ہو اور جو بھی کام یا ملازمت ہو، آپ قرآن مجید کو مکمل یا اس کا اکثر حصہ حفظ کر سکتے ہیں، ہم نے اوپر ابن جوزی کے بارے میں بتایا، جنھوں نے ۷۰ سال کی عمر میں قرآن مجید کو پڑھنے کے ۱۰ طریقے یعنی قراءات عشر سیکھا اور اورنگ زیب رحمہ اللہ نے ۶۰ سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کیا۔

یہ تو ہوئی بات عمر کی، لیکن آج بھی کیسے ایسے افراد ہیں جو مختلف پیشوں سے وابستہ ہیں، انھوں نے اپنے پیشوں کو جاری رکھتے ہوئے قرآن مجید کو حفظ کیا، یہاں کویت میں کئی ایسے غیر عرب نوجوان ہیں جو گھروں میں ڈرائیور کا کام کرتے ہیں اور بعض افراد مختلف کمپنیوں میں مختلف ملازمتوں سے وابستہ ہیں، یہ لوگ اپنے فارغ اوقات میں قرآن مجید کے

حلقوں میں بیٹھ کر حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، ان میں سے کئی افراد نے تجوید کے ساتھ قرآن کے کئی کئی پاروں کا حفظ کر لیا ہے۔ایک شخص صبح صبح لوگوں کی گاڑیاں دھونے کا کام کرتا ہے، معلوم ہوا کہ وہ قرآن کا حفظ کر رہا ہے اور صحیح بخاری و مسلم شریف بھی پڑھ رہا ہے۔ابن قیم رحمہ اللہ نے بجا فرمایا:

من لاح له فجر الأجر= هانت عليه مشقة التكليف

مطلب یہ ہے کہ جسے صبح سویرے کے کام کا چسکا لگ جائے اس کے لیے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

۷- گھر کی تعمیر سے پہلے سامانِ گھر میں مصروف نہ ہو جائیے۔

.بعض لوگ حفظ کے دوران تجوید اور اس کے چھوٹے بڑے مسائل کو سیکھنے میں ہی کافی وقت خرچ کرتے ہیں، بعض کا یہ خیال ہے کہ تجوید کے تمام مسائل سے واقفیت کی وجہ سے حفظ میں مہارت اور پختگی پیدا ہوتی ہے۔ تجوید ضرور اہم ہے، لیکن ابتداء میں کلمات کی صحیح ادائیگی اور تجوید کے ان بنیادی قواعد کا جاننا کافی ہے جو قرآن میں بار بار آتے ہیں، باقی تمام چھوٹے بڑے اور دقیق قواعد واصول کو حفظ قرآن کے بعد علاحدہ سے سیکھا جا سکتا ہے، یہ اس لیے کہ حفظ قرآن کا طالب علم اگر ایک عرصہ تجوید کے چھوٹے بڑے تمام مسائل کو سیکھنے میں ہی گذار دے تو ہو سکتا ہے کہ وقت کے گذرنے کے ساتھ اس کا حوصلہ جواب دے۔لہذا تجوید کے بنیادی قواعد سیکھنے اور کلمات کی صحیح ادائیگی کے بعد حفظ قرآن شروع کر دینا چاہیے۔

۸- پورا قرآن مجید حفظ کرنا شرط نہیں ہے:

بہت سے لوگ حفظ قرآن مجید سے اس لیے کتراتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کو مکمل حفظ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، جس کی وجہ سے وہ قرآن مجید کے کچھ حصے کو بھی حفظ نہیں کر پاتے،اس طرح کی سوچ سے انسان ایک عظیم خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تمام صحابہ نے پورا قرآن حفظ نہیں کیا تھا، بلکہ ان میں سے بعض نے سورہ بقرہ اور آل عمران حفظ کر رکھا تھا اور بعض نے مفصل یعنی سورہ ق سے سورہ ناس حفظ کر رکھا تھا، اس طرح صحابہ نے قرآن کی برکت سے اپنے آپ کو محروم نہیں کیا تھا اور نہ ہی مکمل قرآن کو حفظ کرنے کی سوچ ان کے لے حفظ قرآن کی راہ میں رکاوٹ بنی۔

ہو سکتا کہ مکمل قرآن مجید حفظ کرنے کے لیے آپ کے پاس وقت نہ ہو، اور یہ بھی ہو سکتا کہ عمر درازی کی وجہ سے مکمل قرآن مجید کے حفظ کے لیے آپ کی یادداشت ساتھ نہ دے، لہذا جتنا ممکن ہو سکے حفظ کیجیے، اور سورہ بقرہ، آل عمران، کہف، سورہ ملک جیسی سورتوں کو کم از کم حفظ کیجیے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ کے ذہن میں تازہ رکھیے:

(إن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخَرِب). ترجمہ: وہ شخص جس کے پیٹ میں کچھ بھی قرآن نہیں، وہ اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے۔

۹- حفظِ قرآن سب کے لیے:

موجودہ دور کا یہ فتنہ ہے کہ لوگوں نے معاشرے کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے، ایک گروہ دیندار لوگوں کا اور دوسرا بے دین لوگوں کا، حالانکہ یہ سوچ بالکل غلط ہے، قرآن تو سب کے لیے ہدایت ہے، بلکہ قرآن میں دعوت غور و فکر والی آیتوں کے مخاطب کفار بھی ہیں، جس نے قرآن کو حفظ کیا برکتیں اور اجر و ثواب اسے ڈھانک لیتے ہیں، اور جو برکت اور اجر و ثواب سے اپنے آپ کو دور رکھے، گویا اس نے اپنے نفس پر زیادتی کی، قرآن کو حفظ کرنا دنیا و آخرت میں فخر و شرف اور بلندی کا ذریعہ ہے، یہ ایسا مقام ہے جس کے لیے ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے۔

حامد ایک عام نوجوان تھا، جس کا مشغلہ گلی کوچوں میں بیٹھنا، دوست واحباب کے ساتھ ہنسی ٹھٹا کرنااور دیگر نوجوانوں کی طرح کھیل کود میں وقت ضائع کرنا تھا، حامد نے ایک دن اپنی روحانی پیاس بجھانے کی غرض سے قرآن کی کچھ آیتیں حفظ کرنے کاارادہ کیا، جیسا جیساوہ قرآن کی آیتیں یاد کرنے لگا، اسے زندگی میں خوشی، راحت اور اطمینان محسوس ہوا، اسی دُھن میں اس نے ایک ماہر استاذ کے پاس پورا قرآن مجید حفظ کرلیا یہاں تک کہ آج حامد کا شمار ایک ماہر اور انتہائی خوبصورت آواز میں قرآن پڑھنے والے حفاظ میں ہوتا ہے، نہ صرف یہ بلکہ کئی دنوں سے حامد کا یہ معمول ہے کہ وہ روزانہ پانچ پاروں کا دور کرتا ہے، اور یہی وہ حامد ہے جو آج سعودی عرب کے جدہ شہر میں قرآن مجید کے ایک ادارے کا ذمہ دار ہے۔ حامد کی معمولی حرکت کی وجہ سے اسے کتاب اللہ جیسی عظیم نعمت کی خدمت کا یہ موقع ملا ہے۔

۱۰- دعا:

دعاء کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے، ہم نے اس نکتے کو اخیر میں اسی لیے بیان کیا ہے کیونکہ انسان تمام تر کوششیں کرلے، اپنی تمام صلاحیتوں کا استعمال کرلے، لیکن اللہ تعالی کی جانب سے ہدایت نہ ہو تو تمام کوششیں بے فائدہ ہیں، اس لیے حفظ قرآن مجید کے دوران اللہ تعالی سے اس عظیم نعمت کے حصول اور اس کی قدر دانی کی دعائیں کرنا ہر حافظ قرآن کے لیے ضروری ہے۔ اس عظیم کام میں اگر اللہ تعالی کی مدد شامل نہ ہو تو بندہ ایک آیت بھی حفظ نہیں کرسکتا، اللہ تعالی ہم سب کو قرآن مجید کی قدر دانی کرنے والا بنائے۔

تلك عشرة كاملة (وعلى الله قصد السبيل ومنها جائر ولو شاء لهداكم أجمعين)

بچوں میں حفظ قرآن مجید کا شغف کیسے پیدا کریں؟

بچوں میں قرآن کریم کے حفظ کرنے کا شوق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں، لیکن قبل اس کے کہ شوق پیدا کرنے والے کی ذات بچوں کے لیے نمونہ ہو تو ترغیب اور آمادگی پیدا کرنے میں بہت زیادہ آسانی ہو جاتی ہے، ساتھ ہی اس کے لیے والدین کی جانب سے دعا، توکل اور عاجزی وانکساری کا اہتمام، صبر و تحمل، نرمی اور مسلسل اولاد کی رہنمائی مقصد کے حصول کے لیے بے حد ضروری ہے۔ باپ اور ماں اس کام میں برابر کے شریک ہیں، گرچہ اس کام میں ماں کا مقام اللہ کے نزدیک اولین بنیاد ہے۔

ایام حمل میں قرآن کریم کی سماعت:

متعدد امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ ماں کے خوشی، غم، غصہ اور پریشانی و مصیبت جیسے حالات سے جنین متاثر ہوتا ہے، اگر ماں بآواز بلند کچھ پڑھتی ہے تو بچہ ماں کی قرات کا اثر لیتا ہے۔ اگر ماں قرآن کریم پڑھے یا کثرت سے قرآن کریم سنے تو یقینا سعادتمندی کی بات ہے، چونکہ بچہ اپنی ماں کی جانب سے حاصل ہونے والے خیر کے ذریعے راحت پائے گا، اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ اللہ تعالی کا کلام ماں کی جانب سے بچے کے لیے سب سے عظیم چیز ثابت ہو سکتا ہے، شیخ ڈاکٹر محمد راتب النابلسی کے بقول "قرآن پڑھنے والی حاملہ ماں کا نو مولود قرآن سے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے"۔

["تربية الأولاد في الإسلام": الدرس (2: 30)].

ایام رضاعت میں سماعت قرآن اور تلاوت:

ماہرین کا کہنا ہے کہ دودھ پیتہ بچہ اپنے اطراف کی چیزوں کا اثر لیتا ہے، جبکہ اس کے حواس میں سے سماعت کی سب سے پہلے شروعات ہوتی ہے، اور بچہ ایام رضاعت میں مفرد الفاظ کو جمع کرنا شروع کر دیتا ہے، گرچہ وہ ایام رضاعت میں ان الفاظ کو ادا نہیں کر سکتا لیکن یہی مفردات کو وہ بعد میں ادا کرنے پر قادر ہو جاتا ہے، اگر مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی ماں کو اس عرصے میں قرآن کریم کی سماعت یا بآواز بلند تلاوت کا موقع میسر آجائے، تو کوئی شک نہیں کہ اس کا یہ عمل بچہ پر بہت زیادہ اثر انداز ہوگا، اور بچے کے لیے حفظ قرآن کریم کرنا آسان ہوگا، یہی وجہ ہے کہ ہم خالق ومالک کو

دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ماں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے بچے کو دو برس تک دو پلائے، اور اللہ تعالی نے اسے بچے کا حق قرار دیا ،اسی طرح اللہ تعالی رضاعت کے عرصے میں ماں کو بچے کے کھانے، پینے اور اسے لباس پہنانے کا ذمہ دار بناتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

ترجمہ: ﴿ مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ ﴾
[البقرة: 233].

۳۔ بچے کے سامنے تلاوت قرآن:

چھوٹے بچے اکثر اپنی ماں کی حرکات وسکنات اور ماں کے رکوع وسجود کی نقل کرتے ہیں، اگر بچے کے سامنے کثرت سے تلاوت ہو تو یہ عمل بچے کے لیے یقینا محبوب بن جائے گا، بعد میں ماں کا یہی عمل بچہ کے حفظ کرنے میں مددگار ثابت ہو گا، مزید یہ کہ تلاوت کی برکات پورے گھر اور پورے کنبے کے لیے باعث خیر ہو گی، یقینا تلاوت کی فضیلت اور اس کے ثواب کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔

۴۔ قرآن مجید سب سے بیش قیمت اور خوبصورت ہدیہ:

انسان کی فطرت میں ہی شامل ہے کہ وہ اپنی ملکیت کی چیز سے محبت کرتا ہے، ہم اکثر بچوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے کھلونوں کو بدن سے چمٹائے رکھتے ہیں، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور وقتا فوقتا اس کی نگرانی کرتے ہیں، بچوں کے اس رجحان کو ہم ایک بڑے مقصد کی جانب موڑ سکتے ہیں، اگر مختلف مواقع پر قرآن کریم گفٹ دیئے جائیں تو بچوں کا قرآن سے تعلق مزید بڑھے گا اور یہی تعلق انہیں قرآن کریم کے حفظ پر آمادہ کرے گا۔

۵۔ ناظرہ ختم قرآن کے موقع پر تقریب کا اہتمام:

ترغیب اور حوصلہ افزائی انسانی نفس کو مرغوب ہے، جبکہ یہ چیز بچوں میں اور بھی زیادہ پائی جاتی ہے، لہذا جب بھی بچوں کا ناظرہ ختم قرآن ہو، ایک چھوٹی سی تقریب میں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، اس موقع پر اسے قرآن کریم کا

خوبصورت نسخہ گفٹ دیا جائے، نتیجۃً بچہ اس طرح کی تقریب کو زندگی بھر یادرکھے گا بلکہ اس طرح کی تقاریب کے بار بار آنے کا منتظر رہے گا،اور ظاہر بات ہے اس کے نتیجے میں قرآن کریم سے اس کے تعلق میں مزید مضبوطی پیدا ہو گی، لہذا حفظ قرآن کریم کے لیے بچہ محبت وشوق میں تیار ہو جائے گا اور اس پر زبردستی اور زور ڈالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

٦۔قرآن کریم میں بیان کیئے گئے قصے سنایئے:

قصے کہانیاں بچوں کے لیے محبوب ہوتے ہیں،اگروالدین اپنے بچوں کو آسان فہم زبان میں قرآن کریم کے قصے سنانے کے اہل ہوں تو بچوں کو قرآن کریم کے نصوص کی جانب بھی اشارہ کریں کہ یہ قصہ فلاں سورہ اور فلاں آیت میں بیان کیا گیا، جس کی وجہ سے بچوں میں قرآن سے لگاو اور تعلق میں اضافہ ہو گا اور بچے بہت آسانی سے قرآنی الفاظ اور زبان سے مانوس ہو جائیں گے۔

٧۔حفظ قرآن کریم کے مسابقوں کا انعقاد، بالخصوص چھوٹی چھوٹی سورتوں پر مشتمل مسابقے:

گھر کے اندر بھائیوں اور بہنوں کے مابین اسی طرح اڑوس پڑوس کے بچوں اور ان کے دوست واحباب سے مدد لے کر ان بچوں کے مابین حفظ قرآن کریم کی ترغیب وحوصلہ افزائی کے لیے مسابقات منعقد کرائے جائیں،اس موقع پر بچوں کی عمر کا خیال رکھا جائے کہ اگر بہت چھوٹے بچے ہوں تو مثال کے طور پر ان سے یہ پوچھا جائے کہ ابرہہ نے قریش کے خلاف جنگ میں کونسا جانور استعمال کیا تھا وغیرہ،اس طرح کے سوالات بچوں کو حفظ قرآن کریم پر آمادہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

٨۔ابتدائی سالوں میں قرآن کریم کے ذریعے تعلیم دینا:

بچوں کو قرآن کریم کی آیات کے ذریعے لکھنا پڑھنا سکھایا جائے،اسی طرح حساب کی ابتداء نماز کی رکعات کے ذریعے کریں، جبکہ علم احیاء کا آغاز قرآن کریم میں وارد مختلف قسم کے حیوانات کے ناموں سے کریں،اور تاریخ کا آغاز قرآن کریم میں مذکور سابقہ قوموں کے قصوں سے کریں، جبکہ کائنات کے مناظر کا یعنی جغرافیہ کا آغاز قرآن کریم میں مذکور

آسمان وزمین، لیل ونہار اور بحر وبر سے متعلق باتوں سے کریں۔ اگر ہم اس طرح سے بچوں کی تعلیم کا آغاز کریں گے تو یہ ضرور بچوں کو حفظ قرآن کریم کی طرف مائل کرنے میں معاون ہوگا۔

۹۔ عمر کے لحاظ سے قرآنی کلمات کی تلاش کا کام:

بچے ابتدائی سالوں میں الفاظ معانی کو بڑھانے کے شوقین ہوتے ہیں، بچوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر نئے لفظ کو سیکھیں اور اسے جملوں میں استعمال کریں، ہم بچوں کے اس شوق میں قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ بھرپور حصہ لے سکتے ہیں، مثال کے طور پر تیسویں پارے کی آخری سورتوں میں سے بچوں سے پوچھے جائے: لفظ قریش کس سورۃ میں ہے؟ اور لفظ "تین" اور "زیتون" کس سورہ میں ہیں وغیرہ؛ ہمارا یہ عمل بچوں کو ان سورتوں کے حفظ کرنے پر ضرور آمادہ کرے گا۔

۱۰۔ ہر وقت قرآن کریم کا نسخہ ساتھ رکھنے پر آمادہ کرنا:

مثال کے طور پر ہم انھیں چھوٹے سائز کا قرآن کریم کا خوبصورت نسخہ ہدیہ دیں، اور انھیں صبح وشام ساتھ رکھنے کی ترغیب دیں، ساتھ رکھنا ان کے لیے نہ صرف باعث اطمینان وبرکت ہوگا بلکہ ہر قسم کے شرور سے ان کی حفاظت بھی ہوگی، اس عمل سے بچوں میں قرآن کریم کے ادب کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ اسے سینوں میں محفوظ کرنے کا شوق بھی پیدا ہوگا۔

۱۱۔ قرآن کریم سے متعلق خصوصی چینل دیکھنے کی ترغیب، خاص طور پر حفظ قرآن کے مسابقات:

جب بچے اپنے ہم عمر بچوں کو مسابقوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے اور انعام پاتے ہوئے دیکھیں گے تو ان میں بھی حفظ قرآن کا جذبہ کارفرما ہوگا، بچے یہ سوچنے پر مجبور ہونگے کہ وہ بھی ان انعام یافتہ بچوں کی طرح یا ان سے ممتاز اور اچھے بن سکتے ہیں۔

۱۲۔ حفظ قرآن کے لیے موجودہ جدید ذرائع کا استعمال:

بہت سے بچے جدید ذرائع کو حاصل کرنے کے شوقین ہوتے ہیں، اگر ہم بچوں کو قرآن کے حفظ کے لیے دستیاب جدید ذرائع مہیا کریں اور انھیں اس کے استعمال کی ترغیب دیں تو اس سے بچوں کو کئی فائدے ہونگے، وہ قرآن کریم کو خوش اسلوبی سے پڑھ سکتے ہیں، اپنی غلطیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور اپنے لہجے کو اچھے سا اچھا بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ چونکہ آج کل بازار میں متعدد قراء کی تلاوتوں پر مشتمل سستے داموں میں ڈیجیٹل قرآن کریم دستیاب ہیں۔

۱۳: بچوں کو اپنی قراءت ریکارڈ کرانے کی ترغیب:

یہ عمل بچوں میں خوداعتمادی پیدا کرنے کا باعث ہے، اس سے بچوں میں یہ جذبہ پیدا ہوگا کہ وہ بھی عمدہ لہجے میں قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں، اور معروف قراء کے لہجے میں تلاوت کر سکتے ہیں۔

۱۴: بچوں کی تلاوت اور قرآنی قصوں کو بغور سننا:

مربی اور سرپست حضرات کو اس سلسلے میں مکمل توجہ دینی چاہیے کہ جب بچے تلاوت کر رہے ہوں یا قرآنی قصے بیان کر رہے ہوں تو بغور سماعت کریں، جس سے بچوں کو حوصلہ ملے گا اور ان کے اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

۱۵۔ گھر میں ایک دوسرے کی امامت پر ہمت افزائی کرنا:

گھر میں جب سب بچے اور ان کے پڑوسی دوست واحباب جمع ہوں تو سب کو ایک ساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دینا اور ان میں سے جو قرآن کریم اچھا پڑھتا ہو اسے امام بنانا، یہ عمل بچوں میں حفظ قرآن کا جذبہ پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

۱۶۔ گھر میں قرآن کریم کی ہفت وار مجلس کا اہتمام:

خاندان کے تمام افراد کو گھر میں ہفت وار قرآن کریم کی مجلس میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے، اور اس مجلس میں پورے شوق اور احترام کے ساتھ شرکت کریں تاکہ یہ مجالس گھر کے بچوں کو حفظ قرآن کریم قرآن سے لگاو میں ترغیب کا ذریعہ بن جائے۔

۱۷۔ مسجد کے حلقے میں شرکت:

والدین اپنے بچوں کو قریبی مسجد کے تعلیمی حلقوں میں بیٹھنے کی ترغیب دیں، بچوں کی زندگی میں ان حلقوں کی بے پناہ اہمیت ہے، کیونکہ ان حلقوں کے ذریعے ہی بچے اپنے ہم جماعت طلباء کے ساتھ مقابلہ کے لیے تیار ہوتے، اور ان حلقوں میں بچے تجوید وقراءت میں بھی مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۸-: آسان لغتوں میں قرآن کے الفاظ کے معانی تلاش کرنے پر ہمت افزائی کرنا:

اس کی وجہ سے بچوں کے قرآنی الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ ہوگا جو ان کے حفظ قرآن کریم میں معاون ثابت ہوگا۔

۱۹-بچوں کو تفسیر کی آسان کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دینا:

قرآن مجید کی ایک ایک آیت کی تفسیر کا علم بچے کو حفظ کرنے پر آمادہ کرے گا، خصوصا قرآن مجید میں قصوں والی آیات اور چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تفسیر کے مطالعہ پر توجہ دی جائے۔

۲۰۔ علم کی محفلیں بچوں کے لیے قرآن کریم کی طرف راہیں ہموار کرتی ہیں۔

کتنے بچوں کے واقعات سامنے آئے ہیں جنھوں نے اپنے والدین کے ساتھ علمی محفلوں میں شرکت کی، حالانکہ قرآن کریم سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، لیکن صرف محفلوں میں شرکت نے ان بچوں کے ذہنوں میں قرآن سے متعلق سوالات پیدا کیے، اوران کو والدین کے ساتھ قرآن محفلوں سے متعلق بات چیت کرنے پر آمادہ کیا، یہی سوالات وجوابات کے نتیجے میں وہ بچے علم وفن کے عظیم درجات تک پہنچ گئے۔

۲۱-بچے کی زندگی میں قرآنی اصطلاحات کو بار بار دہرانا:

اگر ہم بچے کو تقوی سے متعلق یاد دہانی کرائیں تو قرآنی (إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا) [النحل: 128] (یقین مانو کہ اللہ تعالی پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے) پڑھ کر اس کی رہنمائی کرے، اگر والدین کی اطاعت سے متعلق انھیں یاد دہانی کراونا ہو تو قرآنی آیت (وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا) [البقرة: 83]، (اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آو) پڑھ کر ان کی یومیہ زندگی میں خیر ورشد کی جانب رہنمائی کرتے رہیں۔

بچوں کو حفظ قرآن کریم کرانے کے سلسلے میں بعض اہم ہدایات:

- شدت اور سختی کی بجائے ترغیب اور شوق پیدا کرنا
- ہمت افزائی اور حوصلہ کے لیے انعام دینا
- دیگر بچوں کے ساتھ شریفانہ مقابلہ اور اجتماعی تعلیم
- قرآن میں ہی سے اور قرآن ہی کے ذریعے تعلیم کا آغاز
- مسلسل صبر اور استقامت
- مسلسل دعاوں کا اہتمام

اسکول کے بچے حفظ قرآن مجید کیسے کریں؟

قرآن مجید کا حفظ کرنا دنیا و آخرت کی سب سے بڑی دولت اور خدائی انعام ہے، وہ بچے جو دینی مدارس میں مستقل شعبہ حفظ میں قرآن مجید کا حفظ کرتے ہیں ان کے لیے تو ان کی صلاحیت اور قوت حفظ اور سرعت حفظ پر انحصار ہے، کہ وہ ایک دن میں کتنا حفظ یاد کرتے ہیں اور کتنا آموختہ سنا سکتے ہیں، لیکن اگر ان طلباء کے لیے بھی ان کی استعداد کے مطابق ایک پری پلان ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

یہاں ہم نے ان بچوں کے لیے ایک خاکہ بنایا ہے جو اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن مجید میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لیے ہمارا خیال ہے کہ ذمہ داران پہلے یہ طے کرلیں کہ کن کن بچوں میں پورا قرآن مجید حفظ کرنے کی طاقت ہے، اس کے لیے مجموعی طور پر تمام طلباء کو پہلے ۳۰واں پارہ حفظ کرایا جائے، ۳۰ویں پارے کے حفظ کے مرحلے کے دوران ہر بچے پر گہری نظر رہے کہ کون سا بچہ حفظ کے اگلے مراحل میں چل سکتا ہے، پارہ مکمل ہونے کے بعد تمام بچوں کا ٹیسٹ لیا جائے اور اس ٹیسٹ کے نتیجے کے بعد یہ فیصلہ والدین کو سنایا جائے کہ آپ کا بچہ حفظ قرآن مجید کے لیے اہل ہے یا نا اہل ہے، (نا اہل سے مراد اگر حفظ کرانے کی کوشش کی گئی تو اس کو حفظ کی تکمیل کے لیے اتنی اتنی مدت درکار ہوگی جس سے اس کی اسکولی تعلیم پر اثر پڑ سکتا ہے)۔ جو بچے حفظ قرآن مجید کے لیے اہل قرار دیئے گئے ان کے لیے اب دیئے گئے اس خاکے میں سے حسب استعداد تین آیتیں، چار آیتیں، پانچ آیتیں وغیرہ کوئی تدبیر کو منتخب کیا جا سکتا ہے۔ اگر بچے میں زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی استعداد ہو تو اس ترتیب میں ردوبدل بھی ممکن ہے، لیکن حفظ قرآن کی تکمیل تک اگر کوئی ایک ترتیب پر ہی چلا جائے تو بچے کے حق میں زیادہ مفید ہے۔ رہا آموختہ تو اس سلسلے میں بہتر یہ ہے کہ روزانہ کم از کم آدھا پارہ پیچھے سے سنا جائے اور جس پارے کا سبق جاری ہے اسے ختم ہونے تک اور

ختم ہونے کے بعد کم از کم ۸ دن تک روزانہ مکمل سنا جائے یا دو طلباء کی جوڑی بنا کر اپنی نظروں کے سامنے سنانے کی ترتیب بنائی جائے۔

ذیل میں دی گئی ترتیب کے مطابق ایک جماعت میں تین یا چار گروپ بنائے جا سکتے ہیں، مثال کے طور پر روزانہ تین آیتیں یاد کرنے والے طلباء کے گروپ کو نام دیا جائے (GA3) انگریزی سے کے حرف جی سے مراد گروپ، اے سے مراد آیت اور 3 سے مراد تین آیتیں۔

اسی طرح بالترتیب:

GA3

GA4

GA5

چارٹ ملاحظہ فرمائیں:

حفظ قرآن مجید کی آسانی کے لیے ایک مفید جدول

قرآن کریم کی آیتوں کی تعداد: 6236

قرآن مجید کے صفحات کی تعداد تقریبا : 600

حفظ کی یومیہ مقدار	مکمل حفظ قرآن کی مدت			حفظ کی یومیہ مقدار	مکمل حفظ قرآن کی مدت		
	سال	مہینہ	دن		سال	مہینہ	دن
ایک آیت	17	1	1	۱۲ آیتیں	1	5	4
دو آیتیں	8	6	18	۱۳ آیتیں	1	3	24
تین آیتیں	5	8	13	۱۴ آیتیں	1	2	20
چار آیتیں	4	3	9	۱۵ آیتیں	1	1	20
پانچ آیتیں	3	5	2	۱۶ آیتیں	1	-	24
چھ آیتیں	2	10	9	۱۷ آیتیں	1	-	1
سات آیتیں	2	5	10	۱۸ آیتیں	-	11	16
آٹھ آیتیں	2	1	19	۱۹ آیتیں	-	10	28
نو آیتیں	1	10	27	آدھا صفحہ	3	3	15
دس آیتیں	1	8	18	ایک صفحہ	1	7	25
گیارہ آیتیں	1	6	21	دو صفحے	-	10	-

گناہ اور معاصی
ساری توجہ دنیا پر
ہمیشہ صرف دور اور اگلے سبق پر عدم توجہ
بغیر تجوید کے کم وقت میں زیادہ آیتوں کو یاد کرنا
یہ کام نہ کریں
شوق اور سچا ارادہ
ہر آیت کے معنی کو سمجھنا
حفظ کی آسانی کے لیے دعا کرنا
صحیح تلاوت
حفظ قرآن کے بنیادی اصول
خالص اللہ کے لیے حفظ کرنا
قرآن کو کثرت سے پڑھنا اور بغور سننا
قرآن کے احکام پر عمل کرنا
جو یاد ہوا ان آیتوں کو نماز میں پڑھنا
روزانہ کی مقدار مقرر کیجیے
حفظ کے لیے بعض عملی تدابیر
حفظ کے لیے لڑکپن کی عمر غنیمت جانیے
پختہ یاد ہونے تک یومیہ مقدار سے آگے نہ بڑھیے
ایک جیسی آیتوں کو دھیان میں رکھیے
اچھے قاری کو سن کر لکھیے
حفظ کے لیے کوئی ایک نسخہ قرآن مقرر کیجیے
سورت کے شروع سے سورت کے اخیر تک ربط کو دھیان میں رکھیے